Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۱۹ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۱۴ امان ۱۳۶۹ ہش، ۱۴ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۶۱

جماعت کا معیار قربانی

"تمام دنیا کی جماعتوں پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں تو آپ حیران ہونگے کہ کس طرح جماعت احمدیہ کے غرباء قربانی میں کسی پہلو سے بھی امراء سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ اگر کوئی فضیلت ہے تو اکثر صورتوں میں غرباء کو ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۸ مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ ۲)

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان جب اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور ساری راحت اور لذت اللہ تعالیٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں دنیا بھی اس کے پاس آجاتی ہے۔ مگر راحت کے طریق اور ہو جائیں گے وہ دنیا اور اس کی راحتوں میں کوئی لذت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدموں پر دُنیا کو لا کر ڈال دیا گیا ہے۔ مگر اُن کو دنیا کا کوئی مزا نہیں آیا۔ کیونکہ اُن کا رُخ اور طرف تھا۔ یہی قانونِ قدرت ہے۔ جب انسان دُنیا کی لذت چاہتا ہے تو وہ لذت اُسے نہیں ملتی لیکن جب خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر دنیا کی لذت کو چھوڑتا ہے اور اس کی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی تو دُنیا ملتی ہے مگر اس کی لذت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے۔ اس کو بھولنا نہیں چاہیئے خدایابی کے ساتھ دنیا یابی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اُسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اسے رزق دے گا کہ اُسے علم بھی نہ ہو گا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۹۵/۱۹۶)

○ مکرم محمد صدیق صاحب دار العلوم غربی کی بچی زینت کا مورخہ ۱۴ مارچ بروز بدھ اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے بچی کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ نسیم الرحمٰن صاحب اور محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲ مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعہ بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی پوتی ہے اور مکرم شیخ محمد خورشید صاحب کی نواسی ہے

○ مکرم سردار عبد الشکور صاحب (لاہور) کی بیٹی عزیزہ امۃ الرحیق صاحبہ اہلیہ مکرم امجد شاہد صاحب کو امریکہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے نومولود جس کا نام "جاسم شاہد" رکھا گیا ہے مکرم محمد اجمل صاحب شاہد کا پوتا ہے۔

○ مکرم سردار عبد الشکور صاحب کی دوسری بیٹی عزیزہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ سید عبد الشکور شاہ صاحب کو مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۰ء کو اللہ تعالیٰ نے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام عزیز احمد فہد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم سید عبد الغفور شاہ صاحب (لاہور) کا پوتا ہے۔

○ مکرم چوہدری زاہد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۵ جنوری ۱۹۹۰ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم حکیم مولوی عبد الحق صاحب کا نواسہ اور مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب کا پوتا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام عبد الاعلیٰ عطا فرمایا ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو درازی عمر عطا کرے۔

ادارہ الفضل احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ جماعت کے تمام دوستوں کے لئے دعا کریں۔

دنیا کی لذّات بے حقیقت ہیں

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یورپ میں جانے والے جانتے ہیں کہ ساری یورپین تہذیب اپنے ماحصل سے مایوس ہو چکی ہے۔ جو کچھ انہوں نے حاصل کیا لذتوں میں، وہ اب ان کے لئے پرانا ہو گیا ہے۔ نئے نئے رستوں کی تلاش کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تکاثر کے نتیجے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جس قومی دوڑ میں داخل ہو گئے ہیں، اس نے خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کو نظر آرہا ہے کہ کوئی بعید نہیں کہ جو کچھ ہم نے حاصل کیا تھا دیکھتے دیکھتے یہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے گا۔ انتہائی مایوسی کا عالم ہے۔ یورپ میں جتنی بھی نئی موومنٹس چل رہی ہیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ قرآن کریم کا یہ بیان سچا ہے کہ کچھ عرصے تک لذتوں کے حصول کے بعد تم خود ان لذتوں میں دلچسپی کھو دو گے۔ بالآخر تمہارے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔

آج مغرب کی آواز بھی یہی اٹھ رہی ہے کہ ہم نے کیا حاصل کیا؟ حقیقت میں ہمیں چین نصیب نہیں ہوا۔ اتنی بے چینی، اتنی بے قراری ہے آج ان ترقی یافتہ قوموں میں۔ اگر خودکشی کا رجحان کوئی پیمانہ ہو سکتا ہے تو سب سے زیادہ خودکشی آج ترقی یافتہ قوموں میں پائی جاتی ہے۔ اگر پاگل پن کوئی پیمانہ ہو سکتا ہے تو کثرت کے ساتھ پاگل پیدا ہو رہے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ان قوموں کے پاس ذرائع بہت زیادہ ہیں اور ہمارے ملک کے پاگل خانوں کی نسبت انہوں نے سینکڑوں گنا زیادہ پاگل خانے بنائے ہوئے ہیں، پھر بھی وہ پاگل خانے بھر جاتے ہیں اور پاگل رکھنے کی جگہ نہیں ملتی۔ پھر وہ دوسرے HOMES بناتے ہیں۔ پھر ایسی سوسائٹیاں

باقی صفحہ ۶ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۴۔ امان ۱۳۶۹ ہش ۱۴۔ مارچ ۱۹۹۰ء

خدا تعالیٰ کی خوشنودی

زندگی اور موت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ترقی اور تنزل بھی۔ وہ جسے زندہ رکھنا چاہے اسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اور جسے ہلاک کرنے کا وہ ارادہ کرے اسے ساری دنیا مل کر زندہ نہیں رکھ سکتی۔ افراد کے ساتھ بھی اس کی یہی سنت ہے اور قوموں کے ساتھ بھی۔ ہم پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ان تجربات کی ایک نہ ختم ہونے والی قطار موجود ہے۔ افراد کے سلسلہ میں بھی اور اقوام کے سلسلہ میں بھی۔

افراد نے خدا کو ناراض کیا تو وہ ختم ہو گئے اور اقوام نے ناراض کیا تو ان کا وجود صفحۂ ہستی سے نیست کر دیا گیا۔ اسی طرح افراد نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی تو وہ زندۂ جاوید ہو گئے اور اقوام نے ایسا کیا تو وہ دوسروں سے بہتر و برتر ہو گئیں اور ان کے کام اور ان کے نام رہتی دنیا تک کے لئے زندہ کر دئے گئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کی تاریخ ایک کھلی کتاب ہے۔ اور اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ دنیا میں گھوم پھر کر دیکھو یہ تمام باتیں تمہیں نمایاں اور اجاگر ہو کر سامنے آ جائیں گی۔

زندگی اور زندہ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی ضرورت ہے۔ اور لمبے عرصہ تک "زندہ" رہنے کے لئے تو اس کے علاوہ اور کوئی بات کام آ ہی نہیں سکتی۔ اسی کے پیش نظر ہم نے بارہا کہا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہم سے خوش ہے تو دنیا بھر کی ناراضگی کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ اگر وہ ہمیں زندہ رکھنا چاہتا ہے تو ہمیں کوئی مار نہیں سکتا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہمیں موت بھی نہیں مار سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ـــ اور اس بات کو ہمیں حرزِ جان بنا لینا چاہیئے ـــ

"اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی مخالفت کی حاجت نہیں"۔

اس بات کا دوسرا پرت یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہم سے خوش ہے اور اس کی خوشنودی ہمیں حاصل ہے تو ہم زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے اور کوئی منصوبہ چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو ہمیں مار نہیں سکتا۔

میری آواز تُو تو سُنتا ہے
اور کوئی سُنے، سُنے نہ سُنے
میرے کانٹے اٹھائے تُو نے
اور لوگوں نے پھول بھی نہ چُنے

ابو الاقبال

جذبۂ دل ہے دل کی بات، نظروں سے کیوں مچل پڑے
دل کا اُبال ہے تو پھر آنکھ سے کیوں اُبل پڑے

میری جبیں پہ تھی اگر گردِ رہِ جنوں، تو کیوں
میری جبیں کو دیکھ کر انکی جبیں پہ بَل پڑے

کس نے یہ کہہ دیا کہ ہے عشق دماغ کا خلل
مرگِ دل و دماغ ہے عشق میں جب خلل پڑے

راہ روانِ شوق کی آبلہ پائی دیکھ کر
مجھ سے شکستہ پا بھی کچھ دشتِ طلب میں چل پڑے

دل کی یہ سادگی کہ دل کھو گیا رنگ رُوپ میں
جیسے کھلونے دیکھ کر طفل اُچھل اُچھل پڑے

ہے یہ جہانِ آب و گل، نم ہے یہاں رَوِش رَوِش
رکھنا سنبھال کر قدم ایسا نہ ہو پھسل پڑے

عشق و وفا کی راہ میں شیوۂ عاشقاں نہیں
تیرگی ہو تو رُک گئے، روشنی ہو تو چل پڑے

کس نے دیارِ غیر میں چھیڑا غزل کے ساز کو
ارضِ وطن سے درد کے چشمے اُبل اُبل پڑے

عبدالمنان ناہید

خدا کی حمد و ثناء گانے کا سال

"جماعت احمدیہ شکر گزار بنے، جیسا کہ شکر گزار ہے۔ اور یہ سال تو ہے ہی خدا تعالیٰ کے فضلوں پر، اس کے حسن و احسان پر اس کی حمد و ثناء کے گیت گانے کا سال۔ مگر ایک سال بھی کہنا غلط ہے۔ ہماری تو ساری زندگیاں بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے گیت گاتے ہوئے گذر جائیں تو حق شکر ادا نہیں ہو سکتا"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۵ نومبر ۱۹۸۹ء ص ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

علمی مسائل

رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ شرک نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہوا ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ طریق پر قتل کرنا پڑے تو ایسا کر دیتے ہیں جیسے کہ (جنگ) میں یا قاتل کو اس کے قتل کی سزا دینے کیلئے اور یہ علامات بھی ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی زندگیوں میں نہایت نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے توحید کی اشاعت کے لئے وہ قربانیاں پیش کیں کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کا ذکر پڑھ کر انسانی قلب لرز جاتا ہے۔ وہ خدائے واحد ویگانہ پر ایمان لانے کی وجہ سے قتل کئے گئے ان کے اموال چھین لئے گئے۔ ان کی عورتوں کی آبروریزی کی گئی۔ انہیں اپنے وطن سے بےوطن کیا گیا۔ انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ ان کے سینوں پر بڑے بڑے بھاری پتھر رکھ کر ان پر جوتوں سمیت کودا گیا اور انہیں لات و منات اور عزّیٰ کی پرستش پر مجبور کیا گیا مگر وہ خدا تعالیٰ کے عشق میں کچھ ایسے سرشار تھے کہ ان کی زبانوں سے اگر کوئی فقرہ نکلا تو صرف یہی کہ خدا ایک ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفارِ مکہ نے یہاں تک پیشکش کی کہ ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں صرف اتنا مطالبہ آپ منظور کر لیں کہ ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہیں۔ مگر اتنی بڑی پیشکش کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مطالبے کو نہایت حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہ کیا کہ خدائے واحد کی توحید میں کوئی خلل واقع ہو بلکہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کے اعلان سے باز نہیں رہ سکتا۔ پھر آپ کی آنکھوں کے سامنے محض توحید کو تسلیم کرنے کے جرم میں آپ کے عزیز ترین صحابہؓ پر بڑے بڑے مظالم توڑے گئے۔ خود آپ کو اور آپ کے خاندان کو ان کے پیہم مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا مگر آپ نے ان تمام تکالیف کے باوجود دنیا کی ہر اس قوم سے لڑائی کی جو توحید کی دشمن تھی۔ آپ نے مشرکینِ مکہ کا بھی مقابلہ کیا جو سینکڑوں بتوں کے پجاری تھے۔ آپ نے عیسائیوں کا بھی مقابلہ کیا جو مسیح ناصری کو ابن اللہ کہتے تھے۔ آپ نے یہود کا بھی مقابلہ کیا جو عزیز کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ آپ نے مجوسیوں کا بھی مقابلہ کیا جو آگ کے پجاری تھے اور آخر عرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں توحید کو غالب کر کے دکھا دیا اور بتوں کے پرستاروں کو خدائے واحد کے آستانے پر لا ڈالا۔

پھر جب آپؐ کی وفات کا وقت آیا تو حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ کرب و اضطراب کے ساتھ کبھی ایک کروٹ بدلتے اور کبھی دوسری اور بار بار فرماتے خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اسی طرح آپ نے صحابہؓ کو نصیحت فرمائی کہ دیکھنا میری قبر کو کبھی سجدہ گاہ نہ بنانا۔ دیکھنا میرے بشر ہونے کے مقام کو کبھی فراموش نہ کرنا۔

چنانچہ آپ کی اسی تعلیم اور تعہد کا یہ نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں اور ہر قریہ میں دن کی روشنی اور رات کی تاریکیوں میں دن میں پانچ مرتبہ یہ آواز بلند ہوتی سنائی دیتی ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے توحید کا جھنڈا اتنی مضبوطی سے بلند کیا کہ وہ آج تک اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں لہرا رہا اور کفار کے سینوں پر ناسور ڈال رہا ہے۔

پس عباد الرحمٰن کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ وہ شرک کے کبھی قریب نہیں جاتے اور خدا تعالیٰ کی توحید کو زمین پر پھیلانے کے لئے ہر قسم کی جائز کوششیں عمل میں لاتے رہتے ہیں۔ کیونکہ شرک خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے بالکل منافی ہے

تلقینِ عمل

حضور فرماتے ہیں:۔

میں نے گزشتہ جمعہ میں نوجوانوں کی تنظیم کے متعلق خطبہ پڑھا تھا اور آج اسی سلسلے میں بعض اور باتیں کہنا چاہتا ہوں لیکن میرے ان خطبات کے یہ معنی نہیں کہ کسی خاص عمر کے آدمی خصوصیت کے ساتھ میرے مخاطب ہیں۔ کیونکہ گو یہ صحیح ہے کہ نوجوانوں کی اصطلاح ایک خاص عمر کے آدمی کے لئے بولی جاتی ہے۔ لیکن حقیقتاً انسان نوجوان عمر کے لحاظ سے نہیں بلکہ دل کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ شخص جس کی عمر ۱۸ سے ۴۰ سال ہے ضرور نوجوان ہو بالکل ممکن ہے کہ اس عمر کا انسان بوڑھا ہو اور اپنی طاقتوں کو ضائع کر چکا ہو۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ۴۰ سال سے زیادہ عمر کا آدمی ضرور ادھیڑ یا بوڑھا ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص بظاہر بوڑھا یا ادھیڑ عمر کا نظر آتا ہو لیکن اس کا دل خدا تعالیٰ کے سلسلے کی خدمت کیلئے نوجوانوں سے بھی زیادہ نوجوان ہو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ایک دن بھی آپؐ پر ایسا آیا جب آپؐ بوڑھے تھے۔ ۴۰ سال کی عمر میں جب آپؐ پر وحی نازل ہوئی آپؐ کے اندر جو جوانی تھی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس سے بہت زیادہ جوان آپؐ وفات کے وقت تھے۔ کیونکہ ایمان انسان کی جوانی کو بڑھاتا اور حوصلوں کو بلند کرتا ہے پس گو ظاہری الفاظ میں میرے مخاطب نوجوان ہیں مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جو لوگ عمر کے لحاظ سے اس حد سے آگے گزر چکے ہیں جسے جوانی کی حد کہا جاتا ہے وہ میرے مخاطب نہیں ہیں جن لوگوں کے دل جوان ہیں اور اپنے اندر سلسلے کی خدمت کے لئے ایک جوش پاتے ہیں ان کی عمر خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہو وہ میرے ویسے ہی مخاطب ہیں جیسے ۴۰ سال سے کم عمر کے لوگ۔ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ایک مشہور بزرگ پنجاب میں گزرے ہیں۔ وہ دراصل رہنے والے تو افغانستان کے تھے مگر حکومت افغانستان نے بوجہ انکے اہل حدیث خیالات کے ان کو ملک سے نکال دیا تھا۔ ان کے متعلق ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ بہت ہی ضعیف ہو چکے تھے اور مرض الموت میں مبتلا تھے کہ کوئی شخص ان کے پاس آیا ان کی بزرگی کی وجہ سے لوگ ان سے اپنے ذاتی معاملات میں بھی مشورے لیا کرتے تھے جیسے آج ہم سے بھی لے لیتے ہیں۔ کوئی مرید انکے پاس آیا اور کہا کہ میری لڑکی جوان ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کی شادی کا کوئی انتظام ہو جائے۔ مولوی صاحب کے ساتھی جو اسوقت وہاں موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے چارپائی پر لیٹے لیٹے ہی فرمایا کہ میرے ساتھ ہی شادی کر دو۔ بعض لوگ اس واقعے کو ایک ہنسانے والا واقعہ خیال کرتے ہیں مگر یہ واقعہ ایسا نہیں۔ ہر شخص اپنی نیت کے مطابق پھل پاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان کا دلی جوش ان کو یہ خیال بھی آنے نہیں دیتا تھا کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں باوجودیکہ ان کا جسم جواب دے چکا تھا مگر ایمان کی وجہ سے دین کی خدمت کے لئے جو روحانی قوت وہ اپنے اندر محسوس کرتے تھے اس کے ماتحت ان کو کبھی یہ خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ وہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔

ایک صحابی کا واقعہ بھی اس سے مشابہ ہے۔ حضرت انس رضؓ بن مالک ہی ایک ایسے شخص ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کہلاتے ہیں۔ ان کے سوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خادم نہیں رکھا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو حضرت انسؓ کی والدہ انہیں آپؐ کے پاس لائیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مرد تو اور طرح خدمت کر کے ثواب حاصل کرتے ہیں مگر میں عورت ہوں اور تو کچھ نہیں کر سکتی یہ میرا لڑکا ہے جسے میں آپؐ کی خدمت کے لئے پیش کرتی ہوں یہ آپؐ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انسؓ کی عمر اس وقت دس بارہ سال کی تھی اور وہ آنحضرت صلعم کی وفات تک آپؐ کی خدمت کرتے رہے۔ ان کی وفات ۱۱۰ یا ۱۲۰ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ اس زمانے میں پیدائش کی تاریخیں عام طور پر یاد نہیں رکھی جاتی تھیں۔ مسلمان چونکہ بہت بڑے مورخ تھے اس لئے وفات کی تاریخیں تو پوری طرح محفوظ ہو گئیں مگر پیدائش کی تاریخیں اسلام سے پہلے زمانے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے محفوظ نہیں ہو سکیں۔ حضرت انسؓ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بعض لوگ ان کی عیادت کے لئے گئے اور کہا کہ آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور خادم ہیں ہمیں کوئی خدمت بتائیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ لوگ میری کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر ہو سکے تو میری شادی کرا دیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص بغیر شادی کے مرتا ہے وہ بطّال ہے۔ بطّال اسے کہتے ہیں جس کی عمر ضائع ہو گئی۔ حضرت انسؓ کی بیوی ان سے کچھ ہی عرصہ پہلے فوت ہوئی تھیں اس لئے انہوں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اگر میری شادی کرا دو تو میں بطّال نہ کہلاؤں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب تو یہ تھا کہ جو شخص اپنی زندگی بھر شادی نہیں کرتا اور اس کی اولاد نہیں ہوتی تو وہ بطّال ہے کیونکہ اسلام نے رہبانیت کو ناجائز رکھا ہے۔ مگر حضرت انسؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لفظی بات کو پورا کرنے کیلئے

باقی صـ۸ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعزیت کا شکریہ

(از محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب)

برائے مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ

آپ کی طرف سے قرارِ دادِ تعزیت بر وفات محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ملی۔ جو میرے لئے تسکینِ قلب کا باعث ہوئی۔ یقیناً یہ احمدیت کی ہی برکت ہے جس نے حضرت ملک صاحب کے ذہن کو حسین بنایا اور ان کے قلب کو منور کیا اور ان کی شخصیت کو دلربا اور ہر دلعزیز بنایا۔ مختلف عوارض لاحق ہونے کے باوجود آپ کے دل میں دین کی خدمت کرنے کی لگن ہوتی تھی جو مفوضہ کام کی تکمیل کے لئے ممد ثابت ہوتی اور یہی شوق اور لگن آپ اپنے شاگردوں میں بھی دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ کا خط بہت خوبصورت اور تحریر بڑی مؤثر تھی۔ حلقۂ احباب وسیع تھا اور اس میں بزرگ، ہم عمر اور کم عمر بھی شامل تھے۔ بیٹیوں اور بیٹوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی خدمات کی تعریف کرتے۔ گھر میں معمولی کام کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ جس طرح اپنے بچوں سے محبت کرتے تھے ان سے بڑھ کر اپنے شاگردوں سے محبت کرتے تھے۔ آپ کے شاگردوں کے جو خط آپ کے نام آتے وہ بھی خلوص اور محبت کے جذبات سے پُر ہوتے۔ کبھی کبھی میں کہتی کہ یوں لگتا ہے کہ آپ کے شاگرد آپ سے محبت بہت کرتے ہیں۔ جواب دیتے۔ مجھے بھی تو وہ بہت عزیز ہیں۔

۱۹۸۵ء میں ایڈمنٹن میں PANCREASE کے اپریشن کے بعد بستر پر لیٹے لیٹے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حدیقۃ الصالحین کی غلطیوں کو درست کیا اور روایات میں مزید اضافہ کیا۔ یہ محنت ان کو دو مرتبہ کرنا پڑی۔ کیونکہ جو روایات کا مجموعہ آپ نے پاکستان بھجوایا وہ کراچی ۔۔۔۔ ہو گیا۔ آپ نے اس کی نقل بھی نہ رکھی تھی۔ کم از کم مجھے تو بہت گھبراہٹ ہوئی کہ آپ اتنے بیمار ہیں دوبارہ کس طرح یہ کام کریں گے۔ لیکن ان کے چہرے پہ گھبراہٹ کا کوئی اثر نہ تھا۔ پھر سے وہ تمام مسودہ تیار کر کے بھجوایا اور اب نقل بھی رکھی۔ اسی طرح تاریخ افکار اسلامی دار السلام دار الحرب کے عناوین پر مبسوط مضامین اسی بیماری کے دوران لکھے جن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ایک خط کے جواب میں حضور نے فرمایا۔

"آپ کا خط محررہ ۱۳-۱-۸۵ اور مسودہ بعنوان دار السلام اور دار الحرب معنی و مفہوم اور مختلف نظریات موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپکو بہتر جزا دے۔"

پھر اسی خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔

"آپ کے امریکہ، کینیڈا جانے سے صرف اتنا فرق پڑا ہے کہ آپ پہلے ملک سیف الرحمٰن ہوا کرتے تھے لیکن اب S.R. MALIK ہو گئے ہیں۔ باقی خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ بیش از بیش مقبول خدمت کی توفیق سے نوازتا رہے۔ (اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو)"

۲۳ اکتوبر کو ہم پاکستان کا ویزا حاصل کرنے کے لئے فوٹو کھنچوانے گھر سے نکلے تھے کہ راستہ میں ہی Attack ہوا۔ طبیعت ذرا سنبھلی تو میں نے کہا کہ گھر چلیں کہنے لگے نہیں فوٹو کھنچوانے جانا ہے پھر اٹھ کر کھڑے ہو گئے مجھے وہم بھی نہ تھا کہ یہی تکلیف آخر کار آپ کو ہم سے جدا کر دیگی۔ نہ کوئی وصیت کی نہ نصیحت سارے کام اپنے ذمہ لے رکھے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا ان کی فطرت تھی دوسرے کے حسن سلوک کو سراہنا آپ کی عادت تھی۔ کبھی کسی کی شکایت نہ کی نہ گلہ نہ شکوہ۔ بات تو دوہراتے نہیں تھے بس جو کہدیا کہدیا۔

ایک دن ہشام بیٹے سے کہنے لگے کہ میں نے اپنے احمدی ہونے کے حالات اور دوسرے مضامین الفضل کے پرانے پرچوں سے نکلوا کر رکھے ہوئے ہیں۔ تمہیں ربوہ جا کر وہ مسودہ دوں گا۔ میرے بعد بچوں میں سے جس کو خدا تعالیٰ توفیق دے میرے زندگی کے حالات لکھے۔ ہشام نے کہا۔ ابا جان۔ آپ میرے بعد کیوں کہتے ہیں۔ میں آپ کی زندگی میں ہی آپ کے حالات لکھوں گا۔

زندگی کے آخری دن بچوں کے آواز دینے پر آنکھیں کھول کر انہیں دیکھتے تھے اور ہاتھ ہلاتے تھے جیسے کوئی الوداعی سلام کہہ رہا ہو۔ ایک مرتبہ انہوں نے اشارہ سے کاغذ اور پنسل مانگی لیکن کچھ لکھ نہ سکے۔ میرے بیٹے ہشام نے یہ بھی بتایا کہ میری ہتھیلی پر اپنی انگلی سے کچھ لکھتے تھے لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ان کے بعد ہشام نے کہا کہ جب میں ابا جان کے پاس جاؤں گا تو پوچھوں گا۔ ابا جان آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟۔ میں کہتی ہوں کہ وہ اپنے محبوب جامعہ احمدیہ اور طلبہ جامعہ احمدیہ کو کتنا چاہتے ہوں گے کہ ؎

قیامت کا دن آگیا رفتہ رفتہ
ملاقات کا دن بدلتے بدلتے

طلبہ جامعہ احمدیہ سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے مشفق اور مہربان استاد محترم ملک صاحب کے لئے ان کے درجات کی بلندی کی دعا کریں۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ انہیں بہت پیار سے رکھے ان لوگوں کے ساتھ انہیں رکھے جو اسے بہت ہی پیارے ہیں۔ ہم سب کو صبرِ جمیل دے اور انکی ساری اولاد کو اور ان کی اولاد کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور سب کا انجام بخیر کرے۔ اللہ تعالیٰ جامعہ اور طلباء جامعہ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر وہ خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔

غمزدہ طالبۂ دعا۔

خاکسار امۃ الرشید شوکت اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب

برائے اساتذہ کرام و طلبہ جامعہ احمدیہ

آپ سب کی طرف سے میرے میاں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کی وفات پر قرار دادِ تعزیت ملی اسے بار بار پڑھا۔ دلِ مغموم کو بڑی حد تک سہارا ملا۔ ۔ ۔ ۔ تعزیت کے لئے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ نے ملک صاحب پر بے حد و بے شمار فضل کئے۔ بیمار اور کمزور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں لمبا عرصہ مختلف رنگوں میں خدمتِ دین کی توفیق دی۔

پیارے آقا حضرت امام جماعت (الرابع) نے ان کے تبحرِ علمی۔ فراست و ذہانت۔ ان کے اخلاص و اطاعت، حسنِ عمل، حسن خلق کی جس رنگ میں تعریف کی ہے وہ یقیناً قابلِ رشک ہے۔ میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اتنے عظیم شخص کی رفیقۂ حیات بننے کا شرف عطا کیا۔ ۔ ۔ ۔

محترم ملک صاحب کی وفات اتنی اچانک ہوئی ہے کہ ابھی تک مجھے یقین نہیں آتا یوں لگتا ہے کہ ابھی کہیں سے آجائیں گے۔

بیرون ملک جا کر ربوہ اور جامعہ کیلئے اتنے بے قرار رہتے تھے کہ سوتے جاگتے یہیں کے خواب دیکھا کرتے تھے۔

گزشتہ سال بھی ربوہ آنے کا پروگرام بنا لیکن جوبلی کے خیال سے ملتوی ہو گیا۔ لندن میں جوبلی کا جلسہ دیکھ کر پھر ایڈمنٹن چیک اپ کے لئے چلے گئے۔ وہاں سے جو خط آپ نے محترم شاہ صاحب، ربوہ کی خدمت میں لکھا اس کا مضمون یہ تھا۔

"امید ہے کہ عزیز مجیب اور اس کی امی دسمبر کے آخر عشرہ میں پاکستان آئیں اور شاید عزیز ہشام بھی ۔ ۔ ۔ ۔ ہشام بیٹے نے تعجب سے پوچھا۔ ابا جان! آپ نے اپنا نام کیوں نہیں لکھا۔ کہنے لگے یہ خط میں نے انہیں ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے لکھا ہے۔ حتمی اور معین اطلاع اگلے خط میں لکھوں گا۔"

ہر ہفتے عزیز مجیب ورجینیا (امریکہ) سے فون کرتے۔ پروگرام کے متعلق ہی باتیں ہوتیں۔ میں نے ملک صاحب سے کہا کہ ربوہ جا کر ۳۱ دسمبر کو مجیب کے ساتھ ہی واپس آجائیں گے۔ کہنے لگے کہ اب میں ربوہ گیا تو پھر واپس نہ آؤں گا۔ اگر تم نے واپس آنا ہو گا تو آجانا۔ میں نے کہا پھر آپ اداسی کے خط لکھیں گے۔ کہنے لگے نہیں اب اداسی کے خط نہیں لکھوں گا۔

یہ باتیں تو اس وقت ہنسی مذاق میں ہوئی تھیں۔ اب سوچتی ہوں کہ آپ کی وہی باتیں حرفِ آخر بن گئیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ سب ملک صاحب کے لئے دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور ان سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمائے کہ وہ اس ادارہ سے محبت کرتے تھے جہاں کے فارغ التحصیل طلبہ خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامیاب و کامران کرے۔ پھر ملک صاحب کے لئے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل دے۔ ان کے نقشِ قدم پر چلائے اور سب کا انجام بخیر ہو۔

غمزدہ۔ طالبۂ دعا۔ امۃ الرشید شوکت اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب۔

بقیہ: شذرات

کوشش کی جا رہی ہے اور اس سے اپنے اپنے رنگ ہیں۔ اپنے اپنے طریق پر مفاد حاصل کیا جا رہا ہے ان کے خیال میں پاکستان میں تمام لوگوں کی ہم آہنگی نہ ہونے سے بیرونی عناصر کو موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے بُرے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ خاص کر اس بات پر زور دیا کہ اس وقت نفرت کی جو لہر اٹھی ہے اور جو ملک کے کونے کونے میں پھیلتی نظر آتی ہے۔ اسے روکنے کی شدید ضرورت ہے ان کے خیال میں ایک کولیشن گورنمنٹ اس معاملے کو حل کر سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

اقتصادیات اور امن و امان

پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری فیڈریشن کے صدر راجہ عبدالرحمن نے کہا ہے کہ اگر حیدرآباد میں ایک سال میں ۱۴ دفعہ کرفیو لگے تو وہاں کی صنعت کس طرح بہتر کام کر سکتی ہے۔ اور جن لوگوں نے کسی صنعت میں روپیہ لگایا ہوا ہے وہ انہیں کس طرح تسلی بخش نتائج مہیا کر سکتی ہے۔ وہ لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف حکومتوں کی آپس میں چپقلش نے تجارت اور صنعت پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔ ہماری اقتصادی حالت کی خرابی گذشتہ کئی سالوں کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ راجہ صاحب موصوف نے مزید کہا کہ اکثر ایسی پالیسیاں بنتی ہیں۔ جو سیاست دانوں کے لئے مفید ثابت ہوں اور انہیں نعروں کے لئے مواد مہیا کریں اس کے پیش نظر انہوں نے صنعت کاروں اور تاجروں سے کہا کہ یہ بات ان کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ از خود اپنی اور اپنی صنعت و تجارت کی حفاظت کریں۔ دوسرے ممالک سے مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کئی ملک ایسے ہیں جن کے پاس سرمایہ ہم سے کم تھا لیکن ہمارے ساتھ ہی انہوں نے کام شروع کیا اور اب وہ ترقی یافتہ دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ان کی حکومتوں نے لمبی میعاد کی سکیمیں تیار کیں اور پھر صنعت کاروں اور تاجروں کو آزادی کے ساتھ ان کے متعلق کام کرنے دیا۔ انہوں نے نجی سیکٹر میں کام کروائے جانے کے طریق پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقامی صنعت اور تجارت کو مضبوط کیا جائے تو بیرونی تاجر اور صنعت کار یہاں روپیہ لگانے کے لئے تیار ہوں گے۔ لیکن اگر مقامی طور پر ہمارے تاجر اور صنعت کار اپنے آپ کو مستحکم اور محفوظ نہ سمجھیں تو دوسرے ممالک کے تاجر اور صنعت کار یہاں روپیہ لگاتے سے گریز کریں گے۔

ہالینڈ سے ۱۸ رکنی اقتصادی امور کے متعلق ایک وفد نے پاکستان کا دورہ کیا ہے۔ ان کی سربراہ مسز نیلی سمتھ کروز (MRS. NEELIE SMITH CROES) نے کہا کہ ۱۹۹۲ء میں جب یورپین اکنامک مارکیٹ اکٹھی ہو جائے گی تو پاکستان اس کے ساتھ زیادہ بہتر تجارت کر سکے گا۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ترقی پذیر ممالک بھی کافی بہتر پوزیشن میں ہوں گے۔ آپ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کراچی میں تقریر کر رہی تھیں یورپین اکنامک مارکیٹ کے سلسلے میں جن خطرات کا اظہار کیا جا رہا ہے ان کی انہوں نے تردید کی اور کہا یہ غلط ہیں اور بے بنیاد ہیں انہوں نے کہا کہ یورپین اکنامک مارکیٹ میں انہیں ۳۲۰ ملین لوگ مل سکیں گے جن کے ساتھ وہ ایک ہی طرح کی تجارت کر سکیں گے اور ان کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

مسز نیلی نے کہا کہ پاکستان اور ہالینڈ بہت اچھے دوست ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ دوستی وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔ اپنے وفد کے متعلق انہوں نے بتایا کہ اس کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ دوستانہ تعلقات کو بڑھایا جائے اور تجارت اور اقتصادیات کے دوسرے شعبوں میں مزید اقدامات کئے جائیں ڈچ وزیر نے منتخب حکومت کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا کہ نجی سیکٹر کو بھی زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ ہم حکومت اور نجی سیکٹر کے باہمی اتحاد سے خوش ہیں مسز نیلی نے تجارتی سرکل سے تعلق رکھنے والے افراد سے کہا کہ انہیں ڈچ کے دروازے میں سے گذرنا چاہئیے۔ وہ دیکھیں گے کہ ان کے لئے روپیہ لگانے کا وسیع میدان ہے۔ اپنے ملک کے تاجروں کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ برابری اور معیار کی پابندی کے قائل ہیں اور یہی ان کی اقتصادی پالیسیوں کا اصل نشان ہے انہوں نے پاکستانی تاجروں سے اپیل کی کہ وہ معیار کا خاص طور پر خیال رکھیں اور ہالینڈ کے لوگوں سے کھلے دل کے ساتھ ملیں اور اپنی اقتصادیات کے متعلق ان سے ہر قسم کی بات کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں ان کی تقریر سے قبل خواجہ قطب الدین جو چیمبر کے صدر ہیں نے وفد کو خوش آمدید کہا اور اس بات کا یقین دلایا کہ تجارت کے بڑھانے کے بہت واضح امکانات موجود ہیں انہوں نے ڈچ وفد کو دعوت دی کہ وہ پاکستان میں روپیہ لگائیں

ویڈیو میرج

کہتے ہیں کہ یہاں سے کوئی لڑکی یورپ میں بیاہی گئی۔ خاوند وہیں تھا۔ لڑکی کا یہاں رخصتانہ کیا گیا اور اسے خاوند کے پاس بھیج دیا گیا لیکن خاوند نے یا پہچاننے سے انکار کر دیا یا اسے دیکھ کر ناپسند کیا۔ تو لڑکی کو دلہن ہی کے لباس میں واپس آنا پڑا۔ اب یہ بات تو عام ہوتی جارہی ہے کہ دولہا کہیں اور دلہن کہیں اور ان کی شادی ہو رہی ہے تو پھر ایسے واقعات کو کس طرح روکا جائے۔

ایک نئی صورت سری لنکا نے نکالی ہے اور وہ یہ ہے کہ لڑکی کی ویڈیو ٹیپ لڑکے کو بھیج دیتے ہیں۔ لڑکا اسے دیکھ لیتا ہے اور شادی کیلئے قبول کر لیتا ہے۔ اور پھر لڑکی کو اس کے پاس بھیج دیا جاتا ہے۔ سری لنکا میں اسی طرح ایک لڑکی تھی جس کی عمر ۲۲ سال تھی اور وہ کسی سکول میں تدریس کا کام کر رہی تھی جب اس کی شادی کا معاملہ والدین کے سامنے آیا تو انہوں نے اس کی ایک ویڈیو کینیڈا بھیج دی۔ کینیڈا جن کے پاس یہ ویڈیو گئی ان کا ایک لڑکا شادی کے قابل تھا اور انہیں اپنے بیٹے کی شادی رچانی تھی چنانچہ ویڈیو دیکھ کر اس کے ہونیوالے سسرال اور اس کے خاوند نے اسے پسند کر لیا اور وہ وہاں چلی گئی اور سکون سے زندگی گزارنے لگی۔ سری لنکا میں خاص طور پر جافنا میں جو کولمبو سے ۳۰۰ کلومیٹر شمال کی جانب ہے اور سری لنکا کی تامل اقلیت کا گڑھ ہے وہاں یہ رواج زیادہ مقبول ہو رہا ہے۔ دولہے آسانی سے ملتے نہیں کیونکہ بہت سے نوجوان تامل یا تو گوریلا بن گئے ہیں یا ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔ غیر سرکاری طور پر بتایا جاتا ہے کہ جافنا کے ۸ لاکھ باشندوں میں سے ۲ لاکھ یا تو گوریلا گروپ میں شامل ہو کر لڑ رہے ہیں یا باہر کسی اور ملک میں جاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار گذشتہ دس برس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ادھر لڑکے بھی نوجوان ہیں اور ادھر لڑکیاں بھی نوجوان اس لئے ان کو شادی کے لئے ساتھی ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ اب ویڈیو بھیج کر شادی کروانے کا رواج خاصا مقبول ہو رہا ہے اور جو ادارے شادی کروانے کا انتظام کرتے ہیں۔ ان کی چاندی ہو رہی ہے کیونکہ دونوں فریق خاصے امیر ہوتے ہیں اور شادی کرانے والے اداروں کی خاصی آمدنی کا باعث بنتے ہیں جافنا میں عام طور پر اولاد کی شادیاں والدین کرتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نوجوان از خود اپنے لئے بیوی تلاش کر لے۔ اور بیوی بھی والدین سے پوچھے بغیر اس شخص کی بیوی بننے کے لئے تیار ہو جائے وہ کہتے ہیں کہ والدین سے شادی کروانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہماری ثقافت اس کے علاوہ کسی اور بات کو قبول ہی نہیں کرتی۔ والدین خوب دیکھ بھال کر لڑکا یا لڑکی تلاش کرتے ہیں جہیز کی بھی خاصی دقت ہے اگر کوئی شخص ڈاکٹر ہو تو وہ کم از کم پچیس ہزار ڈالر کا جہیز مانگتا ہے جس میں جائیداد اور زیورات شامل نہیں ہوتے اس لئے اب لوگوں نے از خود شادیاں کرنی شروع کر دی ہیں۔ اگرچہ بہت کم کم۔

دیکھیئے ویڈیو شادیوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ یہ اس معاشرے پر کیا اثر پیدا کرتی ہیں۔

صنعتی نمائش

اسلام آباد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے زیر اہتمام ۳ مئی سے ساتویں قومی صنعتی نمائش منعقد کی جارہی ہے۔ سارک کے تمام ممالک اس میں حصہ لیں گے۔ ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر مسٹر رشید بٹ جو نمائش کی کمیٹی کے چیئرمین ہیں نے بتایا کہ اس نمائش پر ۵۰۰ سے زیادہ سٹال لگائے جائیں گے صنعت کاروں کو نمائش میں زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں گے نمائش ایک ماہ تک جاری رہے گی۔

بیگم مہناز رفیع جو انسانی حقوق کی سوسائٹی پاکستان کی وائس پریذیڈنٹ ہیں نے صدر مملکت اور تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پنجاب اور سندھ کے حالات کو نارمل بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں وہ اخبار نویسوں سے بات کر رہی تھیں انہوں نے کہا کہ ہر واقع کو چاہے وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو سیاسی رنگ دینے کی

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسز منصورہ سعید، لاہور

محترمہ ریشم بی بی صاحبہ

میری والدہ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب سکونتی محلہ دارالبرکات قادیان حال پورن نگر سیالکوٹ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء بروز جمعرات اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں اور ۲۶ جنوری ۱۹۹۰ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۶ سال تھی۔ قادیان کے بعد سیالکوٹ کے محلہ پورن نگر میں رہائش پذیر ہوئیں۔ والدہ محترمہ نے کافی عرصہ پہلے قادیان میں ہی والد صاحب ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب کی زندگی میں اپنی وصیت ان کے ساتھ ہی کروادی تھی۔

مکرمہ والدہ صاحبہ نہایت نیک، فیاض، ملنسار، ہمدرد اور بڑی دعاگو خاتون تھیں۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ جماعت کے کاموں میں بشاشتِ قلب کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ قادیان میں لجنہ اماء اللہ کی تین حلقوں کی صدر تھیں اور اپنی اعلیٰ کارکردگی اور صلاحیتوں کی بناء پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) سے انعام حاصل کیا۔ جو حضور نے اپنے دست مبارک سے تمام حلقوں کی صدر کے سامنے دیا۔ جس کا ہمیشہ ایک سے بڑے فخر سے ذکر کرتی تھیں

فیاضی کا یہ عالم تھا کہ اپنے پاس جو ہوتا وہ مستحق انسانوں کی مدد کے لئے دے دیتی تھیں۔ کپڑا پیسہ غرض ہر چیز سے ضرورت مند کی مدد کرتی تھیں۔ اور اس پہ بڑی خوشی محسوس کرتی تھیں۔

عزیزوں رشتہ داروں میں ہمیشہ ایک بلند مقام رہا۔ سبھی کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ جس طرح بھی ہو ان سے ملاقات رکھے اور ہر کوئی ان سے ملنا اور تعلقات بڑھانا قابلِ فخر سمجھتا تھا۔

حلقہ احباب و ارادت بہت وسیع تھا۔ دوسروں کو تحفے تحائف دے کر بڑی خوشی محسوس کرتی تھیں۔ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں۔ مگر کبھی اولاد کو باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ خود بھی ہمیشہ باوقار رہیں اور اولاد کو بھی باوقار رکھا۔ اتنی خوبیوں کی مالک تھیں کہ جو بھی ان کی وفات پر تعزیت کے لئے تشریف لایا۔ والدہ کی ان خوبیوں کا نہایت محبت اور عقیدت سے ذکر کرتا رہا۔ جوانی سے ہی عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتی تھیں۔ نوافل و تسبیح بہت پڑھتی تھیں۔ زبان پہ ہمیشہ ذکرِ الٰہی اور کلامِ پاک کی آیات کا زبانی ورد کرتی رہتی تھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کی والدہ محترمہ اُمِّ طاہر صاحبہ سے اپنی محبت اور عقیدت اور دوستی کا ذکر بہت فخر سے کیا کرتی تھیں۔

امام جماعت (الثانی) کی علالت کے دوران اکثر بیمار پرسی کے لئے جایا کرتی تھیں۔ جب بھی حضور کو اطلاع ہوئی کہ سیالکوٹ سے ریشم بی بی آئی ہیں۔ تو پہچان لیتے تھے اور شرف ملاقات بخشتے تھے اور بہت سی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتے تھے۔

امید ہے احباب و متعلقین والدہ صاحبہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعاگو رہیں گے۔

بقیہ: ارشادات امام (الرابع)

پیدا ہو جاتی ہیں ان کی مدد کے لئے چنانچہ صرف امریکہ میں اتنے پاگل خانے ہیں کہ (ان کی EXACT گنتی تو مجھے یاد نہیں لیکن) میرا اندازہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان اور پاکستان بلکہ سارے مشرق کے پاگل خانے ملا لئے جائیں تو اس سے کئی گنا زیادہ صرف امریکہ میں پاگل خانے ہیں اور کیوز CUES لگے ہوئے ہیں اور باری نہیں آ رہی۔ اور کچھ مینٹل ہومز (MENTAL HOMES) ہیں جو اس کے علاوہ ہیں۔ ذہنی بے چینی کا اس وقت یہ عالم ہے کہ صرف ویلیم (VALIUM) پر جو ایک معمولی سی دوائی ہے، پچاس کروڑ ڈالر یا پانچ ارب روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے، جو بعض ممالک کی کل آمد سے بھی بڑھ کر ہے۔ وہ صرف ذہنی بے چینی کو دور کرنے کے لئے ایک دوائی کے اوپر خرچ کر رہے ہیں اور سارے DRUGS پہ امریکہ میں جو خرچ ہو رہا ہے وہ مشرق کے بہت سارے ملکوں کی اجتماعی دولت سے بھی زیادہ ہے، یہ کیوں ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ ان کا دل گواہی دے رہا ہے کہ۔۔۔۔ ہم نے جو کوشش کی تھی حصول لذّت کی، اس میں ہم ناکام ہو گئے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

طبّ و جراحت

انسانی آنکھ اور پیوند کاری

ڈاکٹر رشید محمد ارشد
ماہر امراض چشم

اعضاء کی پیوند کاری میں سب سے پہلے انسانی آنکھ کے قرنیہ کی پیوند کاری کا کامیاب تجربہ ہوا۔ اس کے بعد گردے، دل اور لبلبہ کی پیوند کاری کے کامیاب تجربات ہوئے۔

انسانی آنکھ میں پیوند کاری کا مطلب صرف اور صرف آنکھ کے قرنیہ کی پیوند کاری ہوتی ہے نہ کہ پوری آنکھ کو تبدیل کیا جاتا ہے آنکھ کا قرنیہ جس سے سب سے پہلے روشنی ٹکراتی ہے پھر اس سے گزر کر پردۂ بصارت پر پڑتی ہیں اس میں اگر کوئی خرابی ہو مگر آنکھ کا باقی تمام نظام درست ہو تو اس کی آپریشن کے ذریعہ تبدیلی کو عرفِ عام میں آنکھ کی پیوند کاری کہا جاتا ہے۔

پیوند کاری کی ضرورت کیوں پڑتی ہے

اس کی تین بڑی وجوہات ہیں۔

۱۔ قرنیہ میں پھولا یعنی زخم کے مندمل ہونے کے بعد جب سفیدی آ جاتی ہے تو اس قرنیہ کو کاٹ کر نیا قرنیہ پیوند کر دیا جاتا ہے

۲۔ قرنیہ کا وہ زخم جس کا اندمال ادویات سے نہ ہو رہا ہو۔ اس حصہ کو کاٹ کر نیا قرنیہ لگا دیا جاتا ہے۔

۳۔ قرنیہ کی پیدائشی بیماریاں جس میں قرنیہ کی گولائی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی جگہ نیا قرنیہ پیوند کر دیا جاتا ہے۔

عطیہ کے طور پر قبول کی جانے والی آنکھ کی خصوصیات

- وفات یافتہ شخص کی آنکھ وفات کے چھ گھنٹے کے اندر اندر حاصل کر لینی۔ اس کے بعد وہ پیوند کاری کے قابل نہیں رہتی۔
- کم عمری میں وفات پانے والے افراد کی آنکھ پیوند کاری کے لئے زیادہ مناسب ہوتی ہے۔
- ایسے اشخاص جن کو ایسی دماغی بیماری ہو جو کہ تشخیص نہ ہو سکی ہو ان کی آنکھیں بطور عطیہ قبول نہیں کرنی چاہئیں۔

پیوند کاری کی جانیوالی آنکھ کی خصوصیات

جس آنکھ پر پیوند کاری کی جا رہی ہو اس آنکھ کو ماسوائے قرنیہ کے ہر حالت میں صحت مند ہونا چاہیئے۔ خاص طور پر پردۂ بصارت میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ نیز بچوں کی آنکھ میں کی گئی پیوند کاری اکثر اوقات کامیاب نہیں ہوتی۔

سرجری کا عمل

سب سے پہلے وفات یافتہ شخص کی آنکھ کو وفات کے چھ گھنٹے کے اندر اندر حاصل کر لیا جاتا ہے۔ پھر اس کو فریج وغیرہ میں محفوظ کر لیا جاتا ہے جتنی جلدی ممکن ہو سکے حاصل کردہ آنکھ کے قرنیہ کو مطلوبہ مریض کی آنکھ میں پیوند کر دیا جاتا ہے مگر آجکل جدید آلات کی مدد سے عطیہ دی جانے والی آنکھوں کو پندرہ دن تک بھی محفوظ رکھا جا سکتا ہے لیکن اچھا نتیجہ حاصل کرنے کے لئے حاصل کردہ قرنیہ کو دو یا تین دن کے اندر اندر پیوند کر دینا چاہیئے۔

جن مریضوں کو پیوند کاری مطلوب ہو ان کی فہرست متعلقہ شعبہ میں پہلے سے ہی تیار کر لی جاتی ہے۔ مریض سے رابطہ قائم کر کے فوراً بلوا لیا جاتا ہے۔ مریض کو مکمل بیہوش کیا جاتا ہے۔ پھر عطیہ والی آنکھ کا قرنیہ ایک خاص قسم کے اوزار سے گولائی میں کاٹا جاتا ہے اس کا عمومی قطر سات ملی میٹر ہوتا ہے۔ پھر اس کو اٹھا کر ایک خاص محلول میں ڈال دیا جاتا ہے تقریباً اتنے ہی سائز کا قرنیہ پیوند کاری والی آنکھ کا کاٹ کر نکال دیا جاتا ہے۔ اور اس پر صحت مند قرنیہ رکھ کر نائلون کے باریک دھاگے کے ذریعہ پیوند کر دیا جاتا ہے۔

یہ سارا کام آپریشن والی خوردبین سے کیا جاتا ہے۔ مریض کے اگلے دن پٹی کھول کر ٹپکانے والی ادویات استعمال کروائی جاتی ہیں۔ تقریباً پندرہ دن امراض چشم وارڈ میں رکھنے کے بعد مریض کو ہسپتال سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔

اگر صحیح تکنیک استعمال کی جائے اور پوری احتیاط برتی جائے تو اسی فیصد تک یہ آپریشن کامیاب ہوتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی آپریشن فیل بھی ہو جاتا ہے جس کی اصل وجہ پیوند کاری والی آنکھ کا بیرونی قرنیہ کو قبول نہ کرنا ہے۔

اگر وفات یافتہ احباب کی آنکھیں فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ امراضِ چشم کو بھی بطور عطیہ ملنی شروع ہو جائیں تو یہاں بھی قرنیہ کی پیوند کاری کے آپریشن شروع کئے جا سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

○ انٹر سروسز ہاکی چیمپئن شپ ۱۹۹۰ء پی اے ایف سٹیڈیم میں شروع ہو گئی ہے ایئر کموڈور جاوید امجد، بیس کمانڈر پی اے ایف بیس لاہور اس موقعہ پر مہمان خصوصی تھے چھ روزہ چیمپئن شپ کی افتتاحی تقریب میں پاکستان نیوی اور ائیر فورس کی ٹیموں کا مہمان خصوصی سے تعارف کروایا گیا۔ افتتاحی میچ میں پاکستان نیوی نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے آٹھ پنلٹی کارنر حاصل کئے لیکن وہ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکی۔ پی اے ایف نے پہلے ہاف میں ایک گول کی سبقت حاصل کرلی۔ دوسرے نصف میں بھی پاکستان نیوی نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا لیکن گول کرنے میں ناکام رہی جبکہ پی اے ایف نے پنلٹی سٹروک پر دوسرا گول کر کے یہ میچ دو صفر سے جیت لیا۔

○ پاکستان سائیکلنگ فیڈریشن کے زیر اہتمام "چیمپئن آف منتھ" کے تیسرے مرحلے میں ۱۰۰۰ میٹر ٹائم ٹرائل سائیکل ریس پنجاب کے ملک طاہر احمد نے جیت لی۔ اس مرحلے میں ملک طاہر احمد اوّل (پنجاب) محمد اکرم دوئم (پنجاب) اور یوسف شہاب سوئم (لاہور ڈویژن) قرار پائے۔

○ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سید وارث گیلانی جو پاکستان ٹورسٹ کلب کے مینیجنگ ڈائریکٹر بھی ہیں، نے پاکستان فوج میں قریباً ۲۵ سال تک خدمات انجام دی ہیں اور بہترین خدمات کیلئے ان کو تعریفی اسناد بھی مل چکی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ مختلف چیلنج قبول کئے عمدہ عمدہ کام کئے اور سرخرو رہے۔ پاکستان فوج میں بھی ان کو اچھے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں انہوں نے پاکستان ٹورسٹ کلب کے زیر اہتمام فورٹریس سٹیڈیم لاہور میں نیشنل لیول پر آل پاکستان موٹر سائیکل ریس کروائی جو ملک میں اپنی نوعیت کی پہلی ریس تھی ملک بھر سے دوڑ میں حصہ لینے والوں اور عوام نے اس ریس کو بہت سراہا۔ کرنل صاحب موصوف نے اس سال کے شروع سے ہی پاکستان ٹورسٹ کلب کی بنیاد رکھی جو کہ اپنی نوعیت کا ایک خاص منصوبہ ہے۔ اس کے ممبروں کیلئے سفر کے کرایہ میں چھوٹ، شاپنگ پر چھوٹ، رہائش پر خصوصی چھوٹ اور مقررہ کلینکس اور ہسپتالوں میں علاج میں رعائت شامل ہے۔ پاکستان ٹورسٹ کلب کے ممبر مفت حادثاتی انشورنس کی سکیم سے بھی مستفید ہو سکیں گے۔ کرنل صاحب نے ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس سکیم کو کامیاب بنانے کیلئے ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔

○ انجمن گلبانی بہاولپور کے زیر اہتمام بہاولپور سٹیڈیم میں ۲۳۔ مارچ کو سات سے چار بجے تک پھولوں کی نمائش ہو گی (پھولوں کا ذکر ہم نے اسلئے کیا ہے کہ کھلاڑیوں کی صحت کیلئے باغوں کی سیر کرنا اور پھولوں کا حسنِ ملاحظہ کرنا بہت ضروری ہے)

○ آسٹریلیا اوپن سکواش چیمپئن شپ فائنل میں جان شیر خان نے جہانگیر خان کو ۱۳-۱۵، ۱۵-۱۱، ۱۵-۱۲، اور ۱۵-۵، سے ہرا دیا۔

کھیلوں کی طِب

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی سا بھی کھیل ہو اس کے لئے جسمانی اور ذہنی صحت اپنے عروج پر ہونی چاہیئے۔ کھیلوں کی طب کے سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ پہلی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر کھیلنے والے کو اس بات کا مشورہ دے کہ اس کی زندگی کیسی ہونی چاہیئے اور اُسے کیا کچھ کھانا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹر دل کا، دورانِ خون کا، تنفس کا اور مسلز کا معائنہ کرے۔ تیسری بات یہ ہے کہ کھیل شروع ہونے سے پہلے ڈاکٹر اس بات کا معائنہ کرے کہ پہلے سے جسم پر لگی ہوئی کوئی چوٹ ایسی تو نہیں جو زیادہ تکلیف دہ ہو جائے گی۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ کھلاڑی کونسی کھیل کھیلتا ہے اور اس کی کیا جسمانی ضروریات ہیں۔ پانچویں بات جس میں کھیلوں کی طب ثابت ہونی چاہیئے وہ مشق کے دوران مختلف طریقوں کا جائزہ لینا ہے۔ اور چھٹی بات یہ ہے کہ باقاعدہ سائنسی طور پر کھیل کی مشق کا انتظام کیا جائے۔ ساتویں بات یہ ہے کہ اگر کھیلتے ہوئے چوٹ لگ جائے تو اس کا علاج کیا جائے۔

جہاں تک کھلاڑی کی خوراک کا تعلق ہے یہ معاملہ متنازعہ فیہ ہے کیونکہ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ فلاں خوراک سے فلاں قسم کا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن کسی کھلاڑی کو کتنی خوراک کی ضرورت ہے۔ یہ انفرادی مسئلہ ہے۔ بہرحال کھیلوں کے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ کھلاڑی کے لئے لازمی ہے کہ اس کی خوراک میں ۶۰ فیصدی کاربوہائیڈریٹس ہوں، ۲۸ فیصدی فیٹس اور بارہ فیصدی پروٹینز۔ کہا جاتا ہے کہ اگر خوراک اس نسبت سے کھائی جائے تو اسے طاقت کا خزانہ سمجھنا چاہیئے

اخبار احمدیہ

تقریب شادی

○ مکرمہ مبشرہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم محمد یحییٰ خاں صاحب دارالذکر لاہور کی شادی مکرم عبدالشکور خاں صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن خاں صاحب آف کوئٹہ حال جرمنی کے ہمراہ مورخہ ۱۶، فروری ۹۰ء کو قرار پائی۔ دُعا مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد لاہور نے کروائی دعوت ولیمہ مورخہ ۲۲، فروری ۹۰ء کو کوئٹہ میں ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب کوئٹہ نے دُعا کروائی۔

○ مکرم منور احمد صاحب تشنہ ابن مکرم محمد حسین صاحب تشنہ کی شادی مکرمہ شبنم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب سنوری کے ہمراہ مورخہ ۲۵، جنوری ۹۰ء کو قرار پائی۔ اگلے روز ۲۶، جنوری ۹۰ء کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔

○ مکرم سید اقبال احمد صاحب ناصر ابن مکرم سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر مال کی شادی مورخہ ۲۶، جنوری ۹۰ء کو محترمہ فرزانہ آغا صاحبہ بنت مکرم خالد سیف آغا صاحب کے ہمراہ الشہزاد ہوٹل اسلام آباد میں قرار پائی۔ اگلے دن اسلام آباد ہوٹل میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ جہاں مکرم جنرل عبدالعلی ملک صاحب نے دُعا کروائی۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کریں۔

نمایاں کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی کے بڑے بیٹے عزیز عاصم بشیر شیخ نے ایک ساتھ B.Sc. اور AMIE کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور آپ کی بیٹی عزیزہ صائمہ بشریٰ شیخ نے بڑے اعزاز سے (PRESIDENT TALENT SCHO-LARSHIP) کا وظیفہ حاصل کیا ہے۔

عزیزہ نویں کلاس کی طالبہ ہے اور ہمیشہ اوّل پوزیشن حاصل کرتی ہے احباب کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

○ محترمہ ڈاکٹر ناصر بیگم صاحبہ (سرگودہا) تحریر فرماتی ہیں:

میری بیٹی حمیرہ آصف ملّی رولنمبر ۱۵۰۹، نے بی۔ ایس۔ سی (فزکس و ڈبل میتھ) میں ۵۷۳ نمبر لیکر اپنے گورنمنٹ کالج (زنانہ) سرگودہا میں سائنس کے مضامین میں تمام طالبات کالج میں اوّل اور مجموعی طور پر دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی مزید کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سید مختار احمد صاحب مورخہ 8/9 مارچ ۱۹۹۰ء کی رات شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بعمر تقریباً ستّر سال وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھائی اور پھر شاہ مسکین کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

موصوف نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ ان کے ایک بیٹے سید منور احمد صاحب مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد کے داماد ہیں۔

احباب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

۱۔ ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے پاکستان میں جس کا اپنے AGE GROUP کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں جو میٹرک پاس نہیں ہے"۔

۲۔ "اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اَے خدا! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ اگلے سو سال میں ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو ملے۔ تو اس خواہش کو پورا کر"

تقریر جلسہ سالانہ ۲۷، دسمبر ۱۹۷۹ء

۳۔ "میں علم کی بڑی چوڑی بنیاد رکھنا چاہتا ہوں۔ وسعت کے لحاظ سے۔ جب تک وسعت نہیں ہو گی اس وقت تک رفعت بھی نہیں ہوگی۔ جتنا اونچا مینار لے کر جانا ہو اتنی مضبوط بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ہر بچے کو خواہ وہ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتا ہے میٹرک پاس ہونا چاہیئے"۔

خطبہ جمعہ ۱۴، مارچ ۱۹۸۰ء

۴۔ "قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اس میں بیان کردہ حقائق پر غور کرنے کے لئے ہمارا ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے"۔

خطبہ جمعہ مئی ۱۹۸۱ء

(مرسلہ مہتمم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان)

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ ۲۰ مارچ کو وزیر اعظم کو اعتماد کا ووٹ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس دن کو خواہ مخواہ ہَوّا بنایا گیا ہے۔ اس دن کچھ نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں آئین کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اگر کسی کو ۲۰ مارچ کو وزیر اعظم کا انتخاب کرانے پر اصرار ہے تو وہ عدالت سے رجوع کرے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ کیا کرنا ضروری ہے اور کیا نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکز اور صوبے کے مابین مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس جلد یا بدیر بلانا ہی پڑے گا۔

○ مشترکہ اپوزیشن کے سربراہ غلام مصطفٰے جتوئی نے کہا ہے کہ صدر کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ ۲۰ مارچ کو وزیر اعظم کا انتخاب کروائیں

○ نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر ۲۰ مارچ کو وزیر اعظم کا انتخاب کر کے آئینی تقاضے نہ پورے کئے گئے تو وہ عدالت میں جانے پر غور کریں گے۔

○ فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ لینا وزیر اعظم کے اپنے مفاد میں ہو گا۔

غیر ملکی خبریں

○ افغانستان میں حکومت کا تختہ الٹنے کی جو کوشش کی گئی تھی اس کے راہنما مسٹر تنائی نے کہا ہے کہ وہ اور ان کے ساتھی دراصل افغانستان میں جنگ بند کرانا چاہتے تھے انہیں اقتدار کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ ایک بیان میں جنرل تنائی نے صدر نجیب اللہ پر الزام لگایا کہ وہ چھاپہ مار جنگ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ صدر نجیب اللہ نے افغانستان کے سابق بادشاہ ظاہر شاہ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں افغان تنازعے کو طے کرانے میں ان سے درخواست کی گئی ہے۔

○ چلی کے جمہوری طور پر نو منتخب صدر نے ملک میں قومی مفاہمت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے ملک کے فوجی ڈکٹیٹر سے اقتدار لینے کے بعد اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ ملک میں جمہوریت کے قیام کا انحصار اس بات پر ہے کہ ملک کے تمام شہری ایک دوسرے کی عزت کریں۔

شمسی و قمری تقویم

مصر اور برصغیر پاک و ہند میں اب تک جو شمسی اور قمری تقابلی تقویمیں اور جدولیں شائع ہوئی ہیں وہ عام طور پر ہجرت نبوی کے مبارک اور تاریخی سال سے شروع ہوتی ہیں۔ ہمیں ایک ایسی شمسی و قمری تقویم (CALENDAR) درکار ہے جس کا آغاز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے ہوتا ہو اور جو ۵۳ سالہ مکی دور پر محیط و ممتد ہو۔ جن اہلِ علم و قلم بزرگوں کے پاس ایسی تقویم یا جنتری موجود ہو یا انہیں اس نوعیت کی کسی معین کتاب کا علم ہو اور وہ کسی مخصوص لائبریری یا کتب خانہ سے بھی دستیاب ہو سکتی ہو وہ براہِ کرم اپنی قیمتی معلومات سے راہنمائی فرمائیں۔

(انچارج دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

بقیہ۔ تلقینِ عمل

یہ بھی پسند نہ کیا کہ چند دن کی عمر بھی بطّال گزاریں۔ حالانکہ اس وقت وہ عمر کی اس حد سے گزر چکے تھے جس میں بچے پیدا ہو سکتے ہیں یہ بھی دراصل ان کے دلی جوش کا نتیجہ تھا۔ دین کی خدمت کا جو احساس ان کے دل میں تھا۔ اس کے ماتحت اگرچہ جسم جواب دے چکا تھا مگر کام کی امنگ روح میں موجود تھی اور اسی کے ماتحت وہ بعض اوقات یہ بھول جاتے تھے کہ ہم بوڑھے ہو چکے ہیں یا ہمارے جسم اب جواب دے چکے ہیں۔

بوہڑ والی گولیاں رجسٹرڈ ۳ پیکٹ مکمل کورس -/۳۰
علامات مفصّل لکھیں
فہرست ادویات مُفت طلب فرمائیں
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
حافظ آباد ـــــ گوجرانوالہ

پتہ

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان
ابن ـ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ ـ ۴۳۱ ـ ۷۶۴۹۷
۔ نرینہ اولاد سے محروم
۔ بے اولاد، اٹھراء
۔ سوکھا، گرمی، گیس
کا علاج کرنے والے
برانچیں:
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ